سوال

(93) نماز کے ممنوعہ اوقات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز کے ممنوعہ اوقات، یعنی طلوع وغروب آفتاب کے وقت فرض، سنت، نفل یا کوئی سببی نماز جائز ہے یا نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آفتاب کا کنارہ طلوع ہونے لگے تو نماز موقوف کردو تاکہ سورج بلند ہوجائے اور جب سورج کا کنارہ ڈوبنے لگے تو بھی نماز موقوف کردو تاکہ آفتاب پوری طرح چھپ جائے۔'' [صحیح بخاری: ۵۸۳]

اس کی وجہ حدیث میں یہ بیان کی گئی ہے کہ اس وقت سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔ [صحیح بخاری: ۲۳۷۴]

نیز اس وقت کفار سورج کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ [صحیح مسلم: ۸۳۲]

اس طرح عین دوپہر کے وقت بھی نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ اس وقت جہنم جوش میں ہوتی ہے جو غضب الٰہی کا مظہر ہے۔ اس کے علاوہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے گویا اوقات ممنوعہ پانچ ہیں۔

1۔ عین طلوع آفتاب 2۔ عین غروب آفتاب

3۔ عین دوپہر کا وقت 4۔ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک

5۔ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک

ان اوقات میں ایسے نوافل پڑھنے کی اجازت نہیں ہے جو کسی سبب سے وابستہ نہیں ہیں اور نہ ہی شریعت نے ان کے متعلق کوئی ترغیب دی ہے، البتہ ان اوقات میں فوت شدہ نمازیں، نماز جنازہ اور ایسے نوافل پڑھے جاسکتے ہیں جو کسی سبب سے وابستہ ہیں اور شریعت نے انہیں کرنے کی ترغیب دی ہے جیسا کہ ''تحیة المسجد'' وغیرہ، چونکہ نماز فجر کا وقت طلوع آفتاب تک اور عصر کا وقت غروب آفتاب تک ہے، اس لئے اگر کوئی شخص طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت اسی طرح غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت

پالیتا ہے تو اس کی بقیہ نماز وقت ادا میں ہی شمار ہوگی۔ اگرچہ اس نے عین طلوع اور عین غروب کے وقت انہیں پڑھا ہے، اس کی حدیث میں صراحت ہے۔ [صحیح بخاری : ۵۷۹]

ان اوقات میں عام نوافل پڑھنے سے اجتناب کیا جائے، البتہ سبھی نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:137